120913 ـ احصان (یعنی شادی شدہ زانی) کی حالت میں زنا کرنے پر رجم کی سزا مرتب ہونے والی شروط

سوال

جس بیوی کا نکاح ہو چکا ہو اور خاوند نے اس سے دخول نہیں کیا اگر وہ زنا کر لے تو اس کا حکم کیا ہے ؟
یعنی اس کی شادی ہو چکی ہے لیکن ابھی وہ اپنے والد کے گھر میں ہی ہے اور اس کی رخصتی نہیں ہوئی اسے خاوند نہیں چھوا نہیں، کیا اس کی سزا رجم ہے یا کہ کوڑے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

زنا کبیرہ گناہ اور فحش کام ہے، زنا زانی سے ایمان کا نام سلب کر لیتا ہے، اور اسے عذاب و ذلت و رسوائی میں ڈال دیتا ہے، لیکن اگر وہ توبہ کر لے تو سب معاف ہو جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ یقینا یہ بہت فحش کام اور برا راہ ہے الاسراء (32).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح مسلم حدیث نمبر (57).

اور نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس پر سائے کی مانند ہوتا ہے، جب زنا ختم کردے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4690) سنن ترمذی حدیث نمبر (2625) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ بھى بتايا كہ قبر ميں زانيوں كو عذاب ہوتا ہے، اور انہيں آگ كا عذاب ديا جاتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1320).

اس جرم كے قبيح اور شنيع ہونے كى بنا پر ہى اللہ سبحانہ و تعالى نے شادى شدہ ہونے كى حالت ميں زنا كا مرتكب ہونے كى سزا موت تك رجم كرنے كى سزا مقرر كى ہے، اور اگر غير شادى شدہ ہو يعنى كنوارہ ہو تو سو كوڑے اور ايك برس تك جلاوطنى كى سزا ہے.

كنوارے زانى كى سزا بيان كرتے ہوئے اللہ تعالى نے فرمايا ہے:

زانى عورت اور زانى مرد دونوں ميں سے ہر ايك كو سو كوڑے مارو، ان پر اللہ كى شريعت كى حد جارى كرتے ہوئے تمہيں ہرگز ترس نہ كھانا چاہيے النور (2)

ليكن (محصن) شادى شدہ زانى كى سزا رجم ہے يعنى پتھر مار مار كر ہلاك كر دينا جيسا كہ مسلم شريف كى درج ذيل حديث ميں بيان ہوا ہے:

عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ و تعالى نے ان عورتوں كے ليے راہ نكال دى ہے، كنوارہ كنوارى (سے زنا كرے تو) اسے سو كوڑے اور ايك برس تك جلاوطن كيا جائيگا، اور شادى شدہ شادى شدہ عورت (كے ساتھ زنا كرے) تو سو كوڑے اور رجم ہو گا "

صحيح مسلم حديث نمبر (1690).

الثيب: محصن يعنى شادى شدہ كو كہتے ہيں، چاہے وہ مرد ہو يا عورت.

اور المحصن: وہ آزاد بالغ اور عاقل شخص ہے جو صحيح نكاح ميں وطئ كرے.

صرف نكاح چاہے اس سے خلوت بھى ہوئى ہو سے محصن نہيں ہو جائيگا، اس ميں فقھاء كرام كا كوئى اختلاف نہيں، بلكہ وطئ اور مجامعت ضرورى ہے، يعنى نكاح كے بعد اگر مجامعت كرنے كے بعد كوئى زنا كرے تو وہ محصن كہلائيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم کا اجماع ہے کہ رجم صرف محصن شادی شدہ کو ہی کیا جائیگا.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:

" جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے اس کو رجم کرنا حق ہے "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کسی بھی مسلمان شخص کا خون بہانا جائز نہیں، مگر تین اسباب میں سے ایک کی بنا پر: یا پھر وہ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے "

احصان کی سات شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

عورت کی شرمگاہ (قبل) میں وطئ کرنا.

اس شرط میں کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" شادی شادہ شادی شدہ کے بدلے سو کوڑے اور رجم ہے "

اور ثیابۃ: یعنی شادی شدہ ہونا قبل میں وطئ سے حاصل ہوتا ہے، اس لیے اسا کا معتبر ہونا ضروری ہے، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جماع کے بغیر نکاح سے محصن ہونا ثابت نہیں ہوتا، چاہے اس میں خلوت بھی ہوئی ہو، یا قبل کے بغیر وطئ ہوئی ہو یا دبر میں وطئی ہوئی ہو یا پھر کچھ نہ ہوا ہو تو اسے محصن نہیں کہا جائیگا؛ کیونکہ اس سے عورت ثیب نہیں ہوتی، اور نہ ہی وہ کنوارہ پن سے خارج ہوتی ہے، جن کی حد سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے، اس لیے کہ حدیث میں یہی وارد ہے.

اور وطئ میں یہ ضروری ہے کہ حشوہ یعنی عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں غائب اور داخل ہو؛ کیونکہ یہ وطئ کی حد ہے جس کے ساتھ وطئ کے احکام کا تعلق ہے.

دوسری شرط:

وہ نکاح میں ہو؛ کیونکہ نکاح کو احصان کا نام دیا جاتا ہے؛ اس دلیل فرمان باری تعالی ہے:

اور شادی شدہ عورت .

یہاں محصنات کا لفظ بولا گیا ہے، اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ زنا اور وطئ شبہ سے وطئ کرنے والا محصن یعنی شادی شدہ شمار ہو، اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے کہ لونڈی سےوطئ کرنے والا شادی شدہ کہلاتا ہو، اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں؛ کیونکہ یہ نکاح نہیں، اور نہ ہی اس سے نکاح کے احکام ثابت ہوتے ہیں.

تیسری شرط:

وہ نکاح صحیح ہو، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، جن میں عطاء، قتادہ، مالك، شافعی، اور اصحاب الرائی شامل ہیں.

چوتھی شرط:

آزادی، ابو ثور رحمہ اللہ کےعلاوہ باقی سب اہل علم کے ہاں یہ شرط پائی جاتی ہے.

پانچویں اور چھٹی شرط:

بلوغت، اور عقل،اگر بچے اور مجنون نے وطئ کر لی اور پھر بالغ یا عقلمند ہو گیا تو وہ محصن شمارنہیں ہو گا، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، اور امام شافعی کا مسلك بھی یہی ہے.

ساتویں شرط:

وطئ کی حالت میں ان دونوں میں کمال پایا جائے، وہ اسطرح کہ عقلمند اور آزاد مرد عقلمند اور آزاد عورت سے وطئ کرے، امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول یہی ہے.

اور امام مالك کہتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے ایك کامل ہو تو وہ محصن ہو گا، لیکن بچہ نہیں جب وہ کسی بڑی عورت سے وطئ کرے تو وہ اسے محصن نہیں کریگا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 41).

اور مزید آپ الموسوعة الفقهية (2 / 224) بھی دیکھیں.

اس سے علم ہوا کہ جس بیوی کے ساتھ نکاح ہو چکا ہے اور خاوند نے اس سے جماع اور وطئ نہیں کی اور وہ عورت زنا کر لے تو اس کی سزا کوڑے ہیں، نہ کہ رجم، کیونکہ ابھی وہ محصن نہیں ہوئی.

واللہ اعلم .